47705 ـ خاوند كى لاعلمى ميں گھريلو اخراجات ميں سے كچھ رقم صدقہ كرنا

سوال

خاوند مجھے ميرے اور بچيوں كے خرچہ كے ليے ہر ماہ كچھ رقم مہيا كرتا ہے، ليكن ميں خاوند كو بتائے بغير اس ميں سے كچھ مبلغ صدقہ كر ديتى ہوں، كيا يہ عمل جائز ہے يا كہ مجھے خاوند سے دريافت كرنا چاہيے، كہ آيا وہ صدقہ كرنے ميں ميرى موافقت كرتا ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر خاوند اپنے مال ميں سے بيوى كو صدقہ كرنے كى اجازت ديتا ہے تو عورت كے ليے خاوند كے مال سے صدقہ كرنے ميں كوئى حرج نہيں، يہ اجازت زبانى بھى ہو سكتى ہے مثلا بيوى كو كہے: تم ميرے مال سے اتنا صدقہ كرو، يا جتنا چاہو صدقہ كر سكتى ہو.

اور بعض اوقات رواج اور عادت كے مطابق بھى اجازت ہو سكتى ہے، يعنى لوگوں ميں عادت ہو كہ وہ اس طرح كے كام پر راضى ہوتے ہيں، يا پھر بيوى كو علم ہو كہ وہ اس سے راضى ہو گا اور اسے ايسا كرنے سے منع نہيں كريگا.

اس حال ميں بيوى كے ليے اپنے خاوند كے مال سے صدقہ كرنے ميں كوئى حرج نہيں؛ اور بيوى كو بھى صدقہ كرنے كا اجروثواب حاصل ہوگا، اور خاوند كو بھى.

ليكن اگر خاوند اسے منع كر دے، يا پھر بيوى كو علم ہو كہ وہ اس پر راضى نہيں ہوگا تو اس صورت ميں بيوى كے ليے خاوند كے مال سے كچھ بھى صدقہ كرنا جائز نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" كيا بيوى كے ليے خاوند كى اجازت كے بغير خاوند كے مال سے تھوڑى سى رقم بھى صدقہ كرنا جائز ہے يا نہيں ؟

اس ميں دو روايتيں ہيں؛ پہلى روايت يہ ہے كہ: ايسا كرنا جائز ہے؛ كيونكہ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" عورت جو بھى اپنے خاوند كے گھر سے (اللہ كى راہ ميں) خرچ كرتى ہے اور وہ اس ميں خرابى نہ كرنے والى ہو تو اسے اس ميں اجروثواب حاصل ہوتا ہے، خاوند كو كمانے اور بيوى كو خرچ كرنے كا اور خزانچى كو بھى اتنا ہى

اجروثواب ملےگا اور ان میں سے کسی ایك کے اجروثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی "

یہاں اجازت کا ذکر نہیں ہے.

اور اسماء رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اپنا کچھ نہیں صرف وہی کچھ ہے جو زبیر رضی اللہ تعالی عنہ مجھے دیتے ہیں، تو کیا جو وہ مجھے دیتے ہیں اس میں سے کچھ عطیہ دے سکتی ہوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں جتنی استطاعت ہے عطیہ دے دیا کرو "

الرضخ عطاء کو کہا جاتا ہے، اور بخاری شریف کی روایت میں " تصدقی " کے الفاظ ہیں کہ تم صدقہ کیا کرو "

یہ روایت متفق علیہ ہے.

اور اس لیے بھی کہ عام طور پر عادتا اس کی اجازت ہوتی ہے، اور اس سے دل خوش ہوتا ہے، اس لیے یہ صریح اجازت کے قائم مقام ٹھرا.

اور دوسری روایت ہے کہ: بغیر اجازت ایسا کرنا جائز نہیں؛ لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے.....

اور اگر خاوند بیوی کو صدقہ کرنے سے منع کرتے ہوئے کہتا ہے: تم میرے مال میں سے کچھ اور تھوڑا یا زیادہ سا بھی صدقہ مت کرو تو عورت کے صدقہ کرنا جائز نہیں ہوگا " اھ کچھ کمی و بیشی اور اختصار کے ساتھ.

دیکھیں: المغنی (4 / 301).

خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنے کے عدم جواز پر درج ذیل حدیث دلالت کرتی ہے:

ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" عورت اپنے گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ بھی خرچ مت کرے، عرض کیا گیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غلہ اور کھانا بھی نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو ہمارے سب سے افضل مال میں سے ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3565) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

" الا باذن زوجها " یعنی خاوند کی صریح یا پھر دلالت حال کی اجازت کے بغیر صدقہ مت کرے " عون المعبود.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل مسئلہ دریافت کیا گیا:

ایك عورت خاوند کی اجازت کے بغیر خاوند کا مال صدقہ کرتی ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اصل تو یہی ہے کہ عورت خاوند کا مال اس کی اجازت کے بغیر صدقہ مت کرے، لیکن تھوڑا سا جس کی عام طور پر عادت ہو مثلا پڑوسیوں کی صلہ رحمی اور سوال کرنے بھکاریوں کے لیے تھوڑی سی چیز جس سے خاوند کو ضرر و نقصان نہ ہو، اور اس کا اجروثواب دونوں کو حاصل ہوگا؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورت جو بھی اپنے خاوند کے گھر سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتی ہے اور وہ اس میں خرابی نہ کرنے والی ہو تو اسے اس میں اجروثواب حاصل ہوتا ہے، خاوند کو کمانے اور بیوی کو خرچ کرنے کا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی اجروثواب ملےگا اور ان میں سے کسی ایك کے اجروثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ و الافتاء (10 / 81).

شیخ محمد صالح ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر خود بخود صدقہ کرنا جائز یا کسی فوت شدہ کے لیے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ سب کو معلوم ہے کہ خاوند کا مال خاوند کی ملکیت ہے، اور کسی شخص کے لیے کسی دوسرے کا مال اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا جائز نہیں.

اس لیے اگر خاوند اپنی بیوی کو اپنے لیے یا پھر اپنے کسی فوت شدہ شخص کے لیے صدقہ کرنے کی اجازت دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ اجازت نہیں دیتا تو پھر خاوند کے مال سے کچھ بھی صدقہ کرناحلال نہیں ہے؛ کیونکہ وہ مال تو خاوند کی ملیکت ہے، اور کسی بھی مسلمان شخص کا مال اس کی مرضی کے بغیر لینا حلال نہیں " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (18 / 472).

والله اعلم .